رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۵

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت: ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند للعہ

قیمت ششماہی بیرون ہند للعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیکی اور بدی کی کشش

(فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

"انسان کے اندر نیکی اور بدی کی ایک کشش ہے۔ آدمی نیکی کرتا ہے۔ مگر نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں نیکی کرتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص بدی کی طرف جاتا ہے۔ لیکن اگر اس سے پوچھا جائے۔ تو کدھر جاتا ہے۔ تو وہ نہیں بتا سکتا۔ مثنوی رومی میں ایک حکایت اس کشش پر لکھی ہے۔ کہ ایک فاسق آقا کا ایک نیک غلام تھا۔ صبح کو جو مالک نوکر کو لے کر بازار سودا خریدنے کو نکلا۔ تو راستہ میں اذان کی آواز سُنکر نوکر اجازت لے کر مسجد میں نماز کو گیا۔ اور وہاں جو اسے ذوق اور لذت پیدا ہوئی۔ تو بعد نماز ذکر میں مشغول ہو گیا۔ آخر آقا نے انتظار کر کے اس کو آواز دی۔ اور کہا۔ کہ تجھے اندر کس نے پکڑ لیا۔ نوکر نے کہا۔ کہ جس نے تجھے اندر آنے سے باہر پکڑ لیا۔ غرض ایک کشش لگی ہوئی ہے۔ اسی کی طرف خدا نے اشارہ فرمایا ہے۔ کل یعمل علٰی شاکلتہ۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد سے تشریف لائے ہیں۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس مذہبی کانفرنس میں شمولیت کے لئے ریاست فرید کوٹ بھیجے گئے۔

مولوی فضل الٰہی صاحب نے اپنے لڑکے فضل الرحمٰن کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔

افسوس۔ مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابہ میں سے تھے۔ آج بوقت پونے ۱۰ بجے بعمر تقریباً ۷۰ برس وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

مباہلہ میں شامل ہونے والے احباب کو اطلاع

بعض احباب مباہلہ میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام ایڈیٹر الفضل کو بھیج رہے ہیں اس وقت ایسے جو خطوط موصول ہوئے ہیں۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس غرض سے اپنی درخواستیں براہ راست حضور کی خدمت میں ارسال کریں۔ مباہلہ میں شامل ہونے والوں کی فہرست دفتر پرائیویٹ سکرٹری کی مرتب کردہ شائع کی جارہی ہے۔ "الفضل" کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے ؛

گولڈ کوسٹ (افریقہ) کے لئے ایک مبلغ کی ضرورت

علاقہ گولڈ کوسٹ میں جو یورپ کی نسبت ہندوستان سے دوچند فاصلہ پر ہے۔ تبلیغی کام کے لئے ایک ایسے خالصۃً للہ کام کرنے والے غیر شادی شدہ احمدی نوجوان کی فوری ضرورت ہے۔ جو مولوی فاضل تک تعلیم رکھتا ہو۔ گو بیتد ہونا اور سارے قرآن مجید یا ایک حصہ کا حافظ ہونا شرط نہیں۔ مگر ان صفات سے متصف شخص کو ترجیح دی جائے گی ؛

اس ملک میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے سات ہزار نفوس کی احمدی جماعت موجود ہے۔ جو بفضلہ تعالےٰ سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ لیکن وہ لوگ بوجہ اردو سے قطعاً ناواقف ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے پورے طور پر فائدہ حاصل نہیں کر رہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ انہیں اردو پڑھانے اور ان میں سے نوجوان مبلغ تیار کرنے کا فوری انتظام کیا جائے ؛

وہاں جانے والے نوجوان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ نظارت ہذا اور مبلغ گولڈ کوسٹ کی ہدایات کے ماتحت کام کرے۔ اس کی ہر قسم کی ضروریات کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا۔ لیکن فی الحال اس بات کا کوئی امکان نہیں۔ کہ وہ پسماندگان کے لئے وہاں سے کچھ بھیج سکے۔ بہت جلد روانہ ہونا پڑے گا ؛

صرف وہی لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کر چکے ہوں۔ یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور ہر حالت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر وہاں کے حالات اس بات کا تقاضا کریں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مناسب سمجھیں۔ تو گولڈ کوسٹ میں ہی رہائش اختیار کر سکیں ؛

درخواستیں بہت جلد ارسال کی جائیں ؛ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سیالکوٹ میں احرار کی فتنہ انگیزی اور حصول زمین ناکامی

سیالکوٹ ۲۵ ستمبر۔ آج رات اڈہ لیسوریاں میں احرار کا جلسہ عام ہوا۔ جس میں بہت سی اشتعال انگیز اور انسانیت سوز نظمیں عاجز وغیرہ نے پڑھیں۔ بعدہ عبد الغفار امرتسری اور حسام الدین امرتسری نے تقاریر کیں۔ تقاریر میں جس قدر گند اچھالا جاسکتا تھا اچھالا گیا۔ مخاطب جماعت خاکساراں اور جماعت احمدیہ تھی۔ عبد الغفار صاحب نے ابتدائے تقریر میں جب خاکساروں کے خلاف بکواس شروع کی۔ تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور جلسہ میں ہلڑ مچ گیا۔ فساد کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ مگر بمشکل اس پر قابو پایا گیا۔ اور پھر روئے سخن صرف جماعت احمدیہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ ہر دو تقاریر بہت اشتعال انگیز تھیں۔ احمدیوں کے خون کھول رہے تھے۔ مگر ذمہ دار اصحاب کی ہدایات کے ماتحت صبر سے کام لیا گیا۔ جماعت کو واجب القتل قرار دیا گیا۔ اور احمدیوں کو قتل کرنے کے لئے بہت اشتعال دلایا گیا۔ مثلاً کہا گیا مسلمانو! مبارک ہے وہ موت جو خبیث کو زیادتی سے روکتے ہوئے آئے۔ مسلمانو! اپنی جان و مال عزت و آبرو بیویاں بچے سب کچھ قربان کر دو۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اشتعال انگیز کلمات کہے گئے۔ گورنمنٹ کے خلاف بھی بہت زہر اگلا گیا ؛

آخر میں حسام الدین صاحب نے یہ رونا رویا۔ کہ وہ سب خبریں جو "مجاہد" میں سیالکوٹ کانفرنس کی تیاری کے متعلق شائع ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق تمہارا دل بھی گواہی دیتا ہے۔ اور میں بھی کہتا ہوں۔ کہ سب جھوٹی ہیں۔ کوئی چندہ جمع نہیں ہو رہا۔ اس کے لئے چندہ دو۔ آخر میں حسام الدین صاحب نے اپنا اور دوسرے احرار کا تعارف بدیں الفاظ کرایا۔ میں حسام الدین۔ حبیب الرحمن عطاء اللہ بخاری سب دس نمبر کے بدمعاش ہیں۔ (رپورٹر)

گوجرہ کے احمدیوں پر فوجداری مقدمہ

۲۲، ۲۳ اکتوبر دو دن بحث ہوئی۔ ملزمین کے وکلاء نے اس امر کے ثبوت میں دلائل پیش کئے۔ کہ استغاثہ کی کہانی بالکل غلط ہے۔ اور اس کے ثبوت میں گواہان استغاثہ کے بیانات میں جو زبردست اختلاف تھا۔ اسے پیش کیا۔ نیز سب جج صاحب گوجرہ گواہ صفائی کی شہادت کی طرف مجسٹریٹ صاحب کو توجہ دلائی۔ اور کہا کہ سب جج صاحب کی گواہی سے ثابت ہے۔ کہ ملزم عبد الواحد مولوی بشیر احمد کے گھر میں داخل نہیں ہوا۔ نیز آپ نے گواہان استغاثہ کے بیان سے ثابت کیا۔ کہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ ملزمین کے پاس سوٹی تک نہ تھی۔ لہذا گواہان استغاثہ کی شہادت کے رو سے بھی ملزمین دفعہ ۴۵۲ کے مجرم ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ دفعہ حملہ سے پہلے تیاری چاہتی ہے۔ جس کی گواہان استغاثہ خود تردید کر رہے ہیں۔ مجسٹریٹ صاحب نے بحث سننے کے بعد ۳۱ اکتوبر فیصلہ سنانے کی تاریخ مقرر کی۔

نامہ نگار از لائل پور

اعلان نکاح

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ الحفیظ صاحبہ بنت شیخ عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ محکمہ ریلوے کا نکاح بابو نصیر الحق خان صاحب ملازم آرمی ڈیپارٹمنٹ دہلی سے بعوض تین ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالےٰ بابرکت کرے ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) کچھ عرصہ سے خاکسار قرض کے بوجھ اور دیگر تفکرات کی وجہ سے بے حد پریشان ہے۔ اور ایسی جگہ مقیم ہے۔ جہاں سوائے عاجز کے اور کوئی احمدی نہیں۔ احباب کرام میرے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید صمصام الدین احمدی از بالی چندر پور کٹک (۲) احباب خاکسار کی ترقی عہدہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الرحمن از میرٹھ (۳) میرے بھائی چودھری عبد القدیر خاں صاحب سخت بیمار اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحیم خاں کاکڑ بیت الال قادیان (۴) مسٹر محمد صادق صاحب جہلمی کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی اہلیہ کی دو ہمشیرگان بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد العزیز گلیانہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۵۴ھ

احرار کی "تبلیغ اسلام" کی حقیقت

اچھوتوں کو مسلمانوں سے متنفر کرنے کی شرمناک کوشش

احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق کے نزدیک چونکہ مذہب کی حیثیت سیاست کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے جہاں انہوں نے اچھوتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار کے مذہب تبدیل کرنے کے اعلان پر تیوری چڑھائی۔ اور اسے ہندو مسلم کش مکش میں اضافہ کرنے کا موجب اور ہندوستان کے امن کو برباد کرنے کا باعث قرار دیا ہے۔ وہاں اس بات پر بھی تعجب کا اظہار کیا ہے۔ کہ بڑے سے بڑے ہندو سیاسی لیڈر بھی اس طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ڈاکٹر امبیدکار نے جو بم پھینکا ہے۔ اس کا قیامت خیز شور ہندوستان کے ہر گوشہ میں پہونچ گیا ہے۔ اور تو اور بابو راجندر پرشاد جو سیاست کے مقابلہ میں مذہبی تحریکات کو درخور اعتنا سمجھتے نہ تھے چونک اٹھے غرض اب ہندوستان کے مذہبی دنگل بن جانے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی" (مجاہد ۱۹ اکتوبر)

ایک غیر مسلم کے مذہب تبدیل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرنے کو "بم" قرار دینا۔ اور پھر اس بات پر موہنہ بسورنا کہ اب ہندوستان کے مذہبی دنگل بن جانے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔ ظاہر کرتا ہے کہ احرار کی نگاہ میں مذہب کی کیا وقعت ہے۔ اور وہ مذہبی سرگرمیوں کو کس قدر ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان حالات میں انہوں نے جو شعبۂ تبلیغ قائم کر رکھا ہے اور جس کی آڑ میں فتنہ و شرارت پھیلا کر وہ عوام سے روپیہ بٹور رہے ہیں۔ اس کی غرض و غایت بھی پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اور اس کے جواز کی صرف ایک ہی دلیل احرار پیش کر سکتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ شعبۂ تبلیغ کی غرض صرف مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ الجھانا اور آپس میں کشمکش پیدا کرنا ہے۔ نہ کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا۔ اور چونکہ یہ غرض غیر مسلموں کے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جذبۂ عناد کو پورا کرنے کا موجب ہے۔ اس لئے نہ صرف ان کی طرف سے احرار کو ناراضگی کا کوئی خطرہ نہیں۔ بلکہ بہت کچھ انعام و اکرام کی توقع ہے ورنہ وہ یہ بات قطعاً پسند نہیں کرتے۔ کہ دور از کار مذہبی امور میں پڑیں۔ مذہب تبدیل کرنے کے اعلان کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں۔ اور کسی کو وہ مذہب قبول کرنے کی دعوت دیں۔ جس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں:-

احرار نے ہندوستان کے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے جو انتظام اور اہتمام کر رکھا ہے وہ تو ہر ایک شخص جانتا ہی ہے۔ کبھی بھولے سے بھی ادھر انہوں نے رُخ نہیں کیا۔ لیکن اسلام دشمنی اور قومی غداری کی انتہا یہ ہے کہ اچھوت اقوام کے مذہب تبدیل کرنے کے اعلان پر احرار نے یہ جدوجہد شروع کر دی ہے۔ کہ انہیں اسلام کے قریب نہ پھٹکنے دیا جائے۔ اور یہ محض اس لئے کہ ان کے ہندو آقا ناراض نہ ہو جائیں:-

اس کے لئے وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس پر کسی قدر روشنی ایک گذشتہ مضمون میں ڈالی جا چکی ہے۔ اور مزید ثبوت ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

ڈکٹیٹر احرار ترجمان احرار مجاہد ۲۳ اکتوبر میں لکھتے ہیں:-

"ڈاکٹر امبیدکار کا اعلان یاس کی ماتا سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہوشیار بچے کی دھمکی ہی کیوں نہ ہو لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ آواز ہندو مسلم اتحاد کے خواب شیریں کو محو کر کے کئی ایک تلخ حقیقتوں کو سامنے لے آئے گی اخبارات کے بے ضرورت مقالے بجائے اپنے اپنے مذہب کی عظمت بیان کرنے کے بے ضرورت عیب جوئی کے لئے وقف ہو رہے ہیں"

گویا احرار کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی ہے۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کا خواب شیریں محو نہ ہو جائے۔ اس لئے وہ یہ تو گوارا کر سکتے ہیں کہ اچھوت اسلام میں داخل ہونے سے محروم رہ جائیں لیکن یہ بات ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ کہ ہندو ناراض ہو جائیں۔ چنانچہ انہوں نے جب اخبارات کا ذکر کیا۔ کہ وہ بے ضرورت عیب جوئی کے لئے وقف ہو رہے ہیں۔ تو چونکہ اس کا ارتکاب ہندو اخبارات کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق ہو رہا تھا۔ اس لئے ڈکٹیٹر احرار جھٹ ان کی صفائی پیش کرنے اور مسلمانوں کو مجرم ثابت کرنے میں مصروف ہو گئے چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ہندو بھائیوں نے ذرا ناملائم لفظوں میں معاشرتی امتیاز کی طرف اشارہ کیا ہے یہ مسلمانوں کا آپس میں ناروا سلوک ندامت کا باعث ہے لیکن اس پر ناراض ہونے کی بات نہیں۔ ہندو اخبار نویسوں کا مشکور ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے ہمیں عیب سے آگاہ کیا۔ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی جو جو قومیں اور علاقے اسلامی تعلیم سے بیگانہ ہیں۔ ان میں بدستور وہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ جو ہندوؤں میں ہیں"

اس طرح ایک طرف تو ہندو اخبارات کو اسلام اور مسلمانوں پر اعتراضات کرنے میں حق بجانب قرار دے دیا گیا۔ اور دوسری طرف تمام مسلمانوں کے اس دعوے پر پانی پھیر دیا۔ کہ ان میں چھوت چھات کی لعنت نہیں پائی جاتی اور جو لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ مساوی سلوک کیا جاتا ہے۔ اس طرح اپنی طرف سے اچھوت اقوام کو مسلمانوں سے بدظن اور متنفر کرنے کی احرار نے انتہائی کوشش کر دی:-

پھر یہی نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کو جن کے مظالم اور ناروا سلوک سے تنگ آ کر اچھوت کسی اور مذہب کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ مسلمانوں سے بہتر حالت میں قرار دیتے ہوئے لکھا "اس حقیقت سے کس کو انکار ہے۔ کہ نئی روشنی سے ہندوؤں نے اسلامی عادات حاصل کر لی ہیں۔ لیکن ہم میں پہلے ایک برتن میں مل کر کھانا ایک دوسرے کا بچا پانی پینا۔ کار ثواب سمجھا جاتا تھا۔ اب دو مسلمانوں کا ایک برتن میں کھانا اسلامی نفس یا بات پر کم ہو رہا ہے۔ ایک اور بدرسم پیدا ہو گئی ہے۔ کہ مسلمان امرا کا نوکروں سے اچھوتوں کا سا سلوک ہے۔ پہلے ملازم گھر کا ایک فرد تصور ہوتا تھا۔ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا تھا لیکن اب بچا کھچا کھانا دے کر ٹال دیا جاتا ہے۔ اپنے کام کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے آرام کا لحاظ نہیں رکھا جاتا" "ہندوؤں کا دعوےٰ ہے کہ چھوت دور کرنے میں انہوں نے بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ اندیشہ ہے۔ کہ ہم نے ترقی معکوس کی ہے"

کیا ہی باموقعہ اور برمحل ان حقائق کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ عین اس وقت جبکہ تمام اسلامی پریس اور تمام ہمدردانِ اسلام اچھوت اقوام پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اسلام میں جو مساوات پائی جاتی ہے۔ اور جو اس گئے گزرے زمانہ میں بھی مسلمانوں میں موجود ہے۔ اس کی نظیر کسی اور جگہ ہرگز نہیں مل سکتی۔ احرار پورے زور کے ساتھ اس کی تردید کر رہے ہیں۔ اور اس کی بجائے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اسلامی عادات اب مسلمانوں میں نہیں۔ بلکہ ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں۔ مسلمان نوکروں سے اس سے بھی بدتر سلوک کرتے ہیں جو ہندو اچھوتوں سے کرتے ہیں۔ ہندو تو چھوت چھات دور کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمان اسے اختیار کر رہے ہیں۔ غور فرمایئے۔ کیا مسلمانوں کی حالت کا یہ نقشہ اچھوتوں کو اسلام کی طرف مائل کر سکتا ہے اور مسلمانوں سے وابستگی اختیار کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے قطعاً نہیں۔ جب انہیں یہ کہا جائیگا۔ کہ مسلمانوں میں ہندوؤں سے بھی بدتر چھوت چھات پائی جاتی ہے اور ہندو ان سے ہزار درجے اچھے ہیں اور یہ بتایا جائیگا۔ کہ اسلامی عادات وہ نہیں۔ جو مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں بلکہ وہ ہیں۔ جو ہندوؤں میں دکھائی دیتی ہیں۔ تو اچھوت کیوں یہ نہ کہیں گے۔ کہ پھر وہ گڑھے سے نکل کر کنوئیں میں گرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام ان کے دکھ کا درماں کرنے سے قاصر ہے اور مسلمان ان کی دستگیری سے عاجز۔ یہ ہے اسلام کی وہ عظیم الشان خدمت اور مسلمانوں کی بے مثال حمایت جو احرار نے حال میں سرانجام

احمدیت اور شیخ رشید رضا صاحب ایڈیٹر المنار مصر

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

تھوڑا عرصہ ہوا کہ اخبارات میں مصر کے ایک عالم شیخ رشید رضا صاحب ایڈیٹر رسالہ "المنار" کی وفات کی خبر شائع ہوئی۔ اردو اخبارات نے ان کی وفات کی خبر شائع کرتے ہوئے ان کی سوانح زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ کیا ہے۔ اور اخبار "ایمان" پٹی نے ان کے متعلق لکھا ہے۔

"مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی کا بیان ہے۔ کہ علامہ ابن تیمیہ کے بعد آج تک کسی مسلمان عالم نے مرحوم کے برابر دین کی خدمت نہیں کی"۔

"علامہ رشید رضا علم کے بحر ذخار تھے۔ تفسیر حدیث اور فقہ کے امام تھے۔ اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرماتے تھے۔ وہ قول فیصل کا حکم رکھتا تھا۔ آپ تمام دنیائے اسلام کے محترم تھے۔ یہاں تک کہ سلطان ابن سعود آپ کو امام اور پیشوا کہہ کر خطاب فرمایا کرتے تھے"۔ (۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اس میں شک نہیں۔ کہ ابتدا میں وہ شیخ محمد عبدہ صاحب مفتی دیار مصریہ کے تفسیری نوٹوں اور ان کے دوسرے ارشادات اور تقریروں کے حامل ہونے کی وجہ سے مصر و شام وغیرہ میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر بعد میں ان کی وہ عزت و منزلت نہ رہی۔ جو پہلے تھی۔ اور چونکہ جنگِ عظیم کے دنوں میں انہوں نے اہل مصر و شام کے مفاد کے خلاف ناپسندیدہ طریق پر سیاسیات میں حصہ لیا۔ اس لئے وہ اپنے ابناء وطن کی نظروں سے گر گئے۔

مجھے دوران قیام مصر میں معلوم ہوا۔ کہ جنگِ عظیم کے بعد ان کی پہلی سی عزت نہ کی جاتی تھی۔ اور نہ ہی ان کے رسالہ کو بکثرت پڑھا جاتا تھا۔ البتہ مصر و شام کے علاوہ غیر ممالک کے مسلمان ان کے رسالہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس وقت مجھے ان کی سوانحات زندگی پر کوئی تنقید یا تبصرہ کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان بیان کرنا مقصود ہے۔ جو شیخ رشید رضا صاحب کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

اعجاز المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات میں سے ایک معجزہ آپ کی کتاب "اعجاز المسیح" بھی ہے۔ آپ نے یہ کتاب ستر دن میں لکھی۔ اور مخالفین کے متعلق تحریر فرمایا کہ۔

"اگر ان کے آباء و اجداد اور علماء اور فقہاء چھوٹے اور بڑے سب مل کر اس قلیل مدت میں (جس میں میں نے اسے لکھا ہے۔) اس جیسی کتاب لکھنا چاہیں تو کبھی بھی نہ لکھ سکیں گے"۔ اس کا جواب لکھنے والے کے متعلق حضور کو الہام ہوا منعہ مانع من السماء کہ جواب لکھنے کا ارادہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آسمان سے روک دیگا۔

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور دوسرے علماء ہند کو بھیجی۔ نیز اس کے چند نسخے مصر کے مشہور علماء کو روانہ فرمائے۔ ان علماء میں سے ایک شیخ رشید رضا صاحب بھی تھے اس وقت مصر کے رسالہ "المناظر" کے ایڈیٹر صاحب نے اس کتاب کی تعریف کی۔ اور اس کی فصاحت و بلاغت اور رفعت عبارت کے متعلق لکھا۔ قرآن مجید کی اس میں تقلید کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے اصل الفاظ بحوالہ "المنار" یہ ہیں۔

"وانه تقليد للقرآن في فسقته وعبارته" (المنار جلد ۴ صفحہ ۲۵۰) لیکن شیخ رشید رضا صاحب نے لکھا کہ اس میں عجمیت کا رنگ پایا جاتا ہے اور بہت سی باتیں عربی محاورات کے خلاف ہیں۔ اور ستر دن میں لکھنے کا یہ جواب دیا کہ ؛

"ان كثيرا من اهل العلم يستطيعون ان يكتبوا خيرا منه في سبعة ايام"۔

یعنی بہت سے علماء اس سے بہتر سات دن میں لکھ سکتے ہیں۔

لیکن دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ علماء نے باوجود علم اور ظاہری ساز و سامان رکھنے کے پنجاب کی ایک گمنام بستی قادیان کے ایک حارث (زمیندار) کے مقابلہ میں ساکت و صامت رہ کر اپنے عجز اور افلاس علم کا کامل ثبوت دے دیا۔ اور سات دن چھوڑ اب تک کوئی جواب نہ لکھ سکا۔

پس مصر و شام اور عرب کے تمام علماء کا حضور کے بالمقابل اعجاز المسیح جیسی کتاب لکھنے سے عاجز آجانا اور تحدی کے باوجود ساکت و صامت رہنا تصرف الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔

الهدى والتبصرة لمن يرى

جب شیخ رشید رضا صاحب کی تقریظ اخبارات میں شائع ہوئی۔ تو سلطان القلم موعود امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں ایک کتاب الهدى والتبصرة لمن يرى ۱۹۰۲ء میں لکھی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔

"ودعوت لتاليف ذالك الكتاب فسأرسله بعد الطبع وتكميل الابواب فان اتى بالجواب الحسن واحسن الرد عليه فاحرق كتبي واقبل قدميه واعلق بذيله واكيل الناس بكيله وها انا اقسم برب البرية۔ واكد العهد بهذه الالية" (الهدیٰ صفحہ ۲)

یعنی میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ اور اس نے میری دعا کو قبول کیا۔ اور اس کی طرف سے مجھے اس کتاب کے لکھنے کی توفیق دی گئی۔

پس میں اس کتاب کو بابوں کی تکمیل اور طبع کے بعد اس کے پاس بھیجوں گا۔ اگر اس نے اچھا جواب دیا۔ اور اس کا رد عمدگی سے لکھا۔ تو میں اپنی تمام کتابیں جلا دوں گا۔ اور اس کے پاؤں کو بوسہ دوں گا۔ اور میں اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤں گا۔ اور باقی لوگوں کو بھی اس کے ماپ سے ماپوں گا۔ دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اور اس قسم کے ساتھ عہد کو پختہ کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے بطور پیشگوئی فرمایا۔ ام له في البراعة يد طولى سيهزم فلا يرى۔ نبأ من الله الذي يعلم السر واخفى۔ یعنی کیا اسے فصاحت و بلاغت میں دسترس حاصل ہے۔ عنقریب وہ شکست کھائے گا۔ اور یہ اس خدا کی دی ہوئی خبر ہے۔ جو نہاں در نہاں امور سے واقف ہے۔ شیخ رشید رضا صاحب نے اپنے رسالہ المنار نمبر ۴ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب الهدى والتبصرة لمن يرى انہیں ہدیۃً بھیجی تھی۔ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور شیخ رشید رضا صاحب اپنی تمام عمر میں باوجود متعدد کتب تالیف کرنے اور رسالہ المنار کے ماہوار نکالنے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الہدیٰ کے مقابلہ میں کوئی کتاب نہ لکھ سکے۔

شیخ رضا صاحب کو یاد دہانی

۱۹۲۹ء میں جبکہ میں حیفا (فلسطین) میں مقیم تھا۔ اور ایک شامی دوست عزت المرادی سے میری خط و کتابت ہو رہی تھی۔ تو شیخ رشید رضا صاحب نے المنار میں لکھنے کے علاوہ ان کے استفسار کے جواب میں لکھا۔ کہ مرزا صاحب نے سيهزم فلا يرى کے فقرہ میں ان کی موت کی پیشگوئی کی تھی لیکن وہ خود مجھ سے پہلے وفات پا گئے۔ اس کا مفصل جواب میں نے عزت المرادی کی معرفت شیخ رشید رضا صاحب کو بھیجا۔ مگر انہوں نے اسے شائع کرنے سے انکار کر دیا

اس میں مَیں نے مذکورہ بالا پیشگوئی کی وضاحت کی۔ اور بتایا تھا۔ کہ اس میں آپ کی موت کی پیشگوئی ہرگز نہیں کی گئی۔ جیسا کہ اس سے پہلے فقرہ اعدلہ فی البراعۃ ید طولیٰ سے ظاہر ہے۔ بلکہ پیشگوئی یہ تھی۔ کہ تم ایسی کتاب نہیں لکھ سکو گے جیسا کہ صفحہ ۲ کی عبارت سے ظاہر ہے:۔

چنانچہ آپ کو اس امر کی توفیق نہ ملی۔ کہ اس کے مقابلہ میں کتاب لکھ کر اس پیشگوئی کو باطل ثابت کریں گویا سید رشید رضا صاحب کو ان کی وفات سے پانچ سال پہلے بھی یاد دہانی کرائی گئی۔ لیکن پھر بھی انہیں توفیق نہ ملی کہ جواب میں کتاب لکھتے۔ پس شیخ رشید رضا صاحب کی وفات سے یہ پیشگوئی تکمیل کو پہنچ گئی۔ کہ وہ الہدیٰ کے مقابلہ میں کتاب نہیں لکھ سکیں گے۔ فللہ الحمد۔ اور معجزہ کے متعلق امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"لوقال نبی آیۃ صدقی انی فی ھذا الیوم احرک اصبعی ولا یقدر احد من البشر علی معارضتی فلم یعارضہ احد فی ذالک الیوم ثبت صدقہ" (الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۹۲) یعنی اگر مدعی نبوت یہ کہے۔ کہ میری صداقت کا نشان یہ ہے کہ میں آج اپنی انگلی کو حرکت دیتا ہوں۔ اور کوئی شخص میرے مقابلہ پر ایسا نہیں کر سکے گا۔ اور فی الواقع اس کے قول کے مطابق اس روز کوئی شخص اس کا معارضہ نہ کر سکے۔ تو اس مدعی کی صداقت ثابت ہو گئی:۔

شیخ رشید رضا صاحب کے چند عقائد

چونکہ اردو اخبارات نے جیسا کہ "ایمان" کے مذکورہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ ان کے قول کو "قولِ فیصل" قرار دیا ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے چند عقائد کا بھی بیان کر دوں۔ تا عامۃ المسلمین کو ان چند امور کے متعلق غور کرنے کا موقعہ مل جائے:۔

وفات مسیح علیہ السلام

شیخ رشید رضا صاحب اپنے رسالہ المنار جلد ۵ صفحہ ۹۰۰ میں فرماتے ہیں:۔

"علی ان القرآن مصرح بان المسیح قد توفی قبل رفعہ کما ھو المتبادر من قولہ عزوجل یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ولا یصار الی التاویل مالم یقم علی خلاف الظاھر الدلیل" یعنی قرآن میں اس امر کی تصریح کی گئی ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام رفع سے پہلے وفات پا گئے۔ جیسا کہ آیت یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ کے متبادر معنی یہی ہیں۔ اور اس میں تاویل اس وقت تک نہیں کی جا سکتی۔ جبتک کہ ظاہر معنی کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ لیکن اس کے خلاف کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس کی وجہ سے اس میں تاویل کی جائے:۔

قبر مسیح علیہ السلام

شیخ رشید رضا صاحب تفسیر المنار جلد ۶ صفحہ ۳۲ میں زیر عنوان "القول بھجرۃ المسیح الی الھند" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الھدیٰ" سے مسیح علیہ السلام کی قبر واقعہ محلہ خانیار سری نگر کے متعلق شواہد و دلائل نقل کر کے لکھتے ہیں:۔

"فقرارہ الی الھند وموتہ فی ذالک البلد لیس ببعید عقلا ولا نقلا" کہ مسیح کا ہند کو بھاگ جانا۔ اور اس شہر (یعنی سری نگر) میں اس کا وفات پانا عقل اور نقل کے لحاظ سے بعید نہیں ہے:۔

نزول مسیحؑ

شیخ رشید رضا صاحب آسمان سے نزول مسیح کے قائل نہیں تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"والحق انہ لیس فی القرآن نص یثبت ان عیسیٰ ینزل من السماء ویحکم فی الارض" (تفسیر المنار جلد ۶ صفحہ ۵۸) یعنی حق بات یہی ہے۔ کہ قرآن میں کوئی ایسی نص نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور زمین میں حکم کریں گے:۔

نزول کے معنے اور نزول مسیح سے مراد

شیخ رشید رضا صاحب درحقیقت نزول مسیح کے عقیدہ کے قائل نہیں تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"لیس فی الکتاب والسنۃ نص قطعی الثبوت والدلالۃ توجب علی المسلمین الاعتقاد بذالک وانما ورد فی نزولہ احادیث احاد اشتھرت لغرابۃ موضوعھا" (المنار جلد ۵ صفحہ ۷۳) یعنی کتاب و سنت میں کوئی نص قطعی الثبوت اور قطعیۃ الدلالت ایسی نہیں پائی جاتی۔ جس سے نزول مسیح کے عقیدہ کا وجود ثابت ہو۔ صرف مسیح کے نزول کے متعلق احاد احادیث آئی ہیں۔ جو اپنے موضوع کے عجیب و غریب ہونے کی وجہ سے مشہور ہو گئیں:۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"ھذا وان لفظ النزول یستعمل بمعنی الحلول کقولہ تعالیٰ وانزلنا الحدید فاذا احتجنا للتاویل نقول ان معنی حدیث نزول عیسیٰ ھو ظھور حقیقتہ لظھور الاسلام واستعلاء برھانہ فیعلم النصاریٰ ان المسیح بشر لا الہ وان دین اللہ واحد" (المنار جلد ۵ صفحہ ۱۳۸) یعنی نزول کے معنے خروج کے بھی ہیں۔ جیسا کہ آیت وانزلنا الحدید (ہم نے لوہا اتارا) سے ظاہر ہے۔ اور اگر ہم اس کی تاویل کریں تو نزولِ عیسیٰؑ سے مراد اسلام کے ظہور۔ اور اس کے برہان کے غلبہ کے ظہور کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کا ظہور ہے۔ کہ نصاریٰ جان لیں گے۔ کہ مسیح علیہ السلام بشر تھے۔ خدا نہ تھے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہی ہے:۔

حضرت عیسیٰؑ غیر شرعی نبی تھے

شیخ رشید رضا صاحب لکھتے ہیں:۔

"واما السید المسیح فانہ لم یات بدین جدید وانما دیانتہ الیھودیۃ وشریعتہ التورات ولکنہ کان مصلحا لان الیھود جمدوا علی ظواھر الشریعۃ حتیٰ صاروا کما دیین فارسلہ اللہ الی خراف اسرائیل الضالۃ لیھدیھم الی الروحانیۃ" (المنار جلد ۵ صفحہ ۹) یعنی مسیح علیہ السلام کوئی نیا دین نہیں لائے تھے۔ آپ کا مذہب یہودیت تھا۔ اور آپ کی شریعت تورات تھی۔ آپ بطور مصلح کے آئے تھے۔ کیونکہ یہود شریعت کے ظاہری الفاظ پر جم گئے تھے۔ اور مادہ پرستوں کی طرح ہو گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو ان گم شدہ اسرائیل کی بھیڑوں کو روحانیت کی طرف ہدایت دینے کے لئے بھیجا:۔

ثم بعثناکم من بعد موتکم

شیخ رشید رضا صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "ذھب الاستاذ الامام الی ان المراد بالبعث ھو کثرۃ النسل" (المنار جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۵) یعنی میرے استاذ امام (محمد عبدہ) اس طرف گئے ہیں۔ کہ بعث سے مراد ان کی نسل کا کثیر ہونا ہے:۔

صحابہ کے بعد اجماع

شیخ رشید رضا صاحب المنار جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵ میں لکھتے ہیں "والاجماع بعد الصحابۃ متعذر" کہ صحابہ کے بعد اجماع متعذر ہے۔ اس لئے جو اس کے بعد اجماع کا دعوےٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے:۔

شیخ رشید رضا صاحب کے عقائد کا بطور نمونہ میں نے ذکر کر دیا ہے۔ اب کیا فرماتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث اس شخص کے متعلق جو وفاتِ مسیح کا قائل اور نزولِ مسیح علیہ السلام کو صحیح تسلیم نہیں کرتا اور کیا فرماتے ہیں دیوبندی اور رضا خانی حضرات اس کے متعلق جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے بعد اجماع کا قائل نہیں۔ اور کیا وہ "ایمان" ان کے مندرجہ بالا اقوال کو بھی "قول فیصل" قرار دیتے ہیں۔

صداقتِ احمدیت کے متعلق ایک مجذوب کی گفتگو

چک $\frac{21}{E.B.}$ میں میری ایک مجذوب سے جس کی عمر ۱۸ سال کے قریب ہو گی ملاقات ہوئی۔ اور وہ اس طرح کہ میں ایک معزز شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ مجذوب آیا اور ہمارے قریب بیٹھ گیا۔ وہاں پر کافی تعداد میں غیر احمدی اصحاب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں ایک اس کا ماموں تھا۔ انہوں نے اسے کہا تم کچھ اشعار سناؤ۔ ان کے کہنے پر اس نے پنجابی میں چند اشعار سنائے اس کا تلفظ اس قدر صحیح تھا۔ کہ بعض اچھے لکھے پڑھے بھی اس طرح تلفظ ادا نہیں کر سکتے اس پر میں نے اس کے ماموں سے پوچھا۔ اس کی تعلیم کہاں تک ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ تو بالکل ان پڑھ ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ماموں صاحب کہنے لگے۔ میں سائیں کی ایک بات سناؤں (اس مجذوب کو لوگ سائیں کہتے ہیں۔) میں نے جب کہا فرمایئے تو کہنے لگے کل یا پرسوں ہم بیٹھے تھے۔ کہ اچانک یہ آگیا۔ اور کہنے لگا۔ میں آپ لوگوں کو ایک عجیب بات سناؤں وہ یہ ہے کہ دجال دنیا میں آگیا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ دجال کون ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ مسجد کے ملا اور مولوی دجال ہیں۔ میں نے یہ سنکر لوگوں کے سامنے سائیں سے پوچھا اگر دجال آگیا ہے تو امام مہدی اب تک کیوں نہیں آئے۔ اس کے جواب میں سائیں کہنے لگا۔ کیا میں آپ لوگوں کو صحیح بات بتاؤں جب ہم نے کہا بتاؤ۔ تو کہنے لگا مرزا صاحب قادیان والے مہدی کے شرح میں امام مہدی بنکر آچکے ہیں۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ دوسرے دن ہمارے سامنے اسی مجذوب سے اس کے ماموں نے پوچھا آج کل اسلام میں اس قدر فرقے ہو گئے ہیں۔ تو سچ بتا۔ کہ سچا فرقہ کون ہے۔ وہ پہلے تو کہنے لگا۔ کہ میں نہیں بتاؤں گا۔ پھر اصرار کرنے پر کہنے لگا۔ قادیان والے مرزا صاحب کھوجی ہیں۔ انہوں نے مولویوں کی چوری نکال کر دکھا دی ہے۔ اس کے بعد جب مجھے سائیں سے بات کرنے کا موقعہ ملا۔ تو میں نے اس سے پوچھا۔ کہ تو اپنی زندگی کا کوئی خاص واقعہ بتا

اس نے کہا جب کوئٹہ میں زلزلہ آنے والا تھا۔ تو خدا نے مجھے دکھایا۔ کہ کوئٹہ میں آگ لگ رہی ہے۔ اور زلزلہ آیا ہے۔ میں نے یہ سنکر اس سے کہا حضرت مرزا صاحب نے تو ۱۹۰۵ء میں زلزلہ کی پیشگوئی کی تھی۔ اس پر وہ بے اختیار ہو کر میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا۔ خدا کی قسم اسی رات جبکہ زلزلہ آیا۔ میں نے دیکھا کہ کوئٹہ میں زلزلہ آگیا ہے ایک طرف حضرت مرزا صاحب کا دربار لگا ہوا ہے۔ اور میں بھی اسی دربار میں بیٹھا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد میں نے مجذوب کے ماموں صاحب سے کہا کہ آپ کو احمدیت کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ اور حق قبول کر لینا چاہیئے۔

پھر میں نے پوچھا آپ نے احمدیت کی صداقت کا کوئی اور نشان بھی دیکھا ہے۔ تو انہوں نے اور لوگوں کی موجودگی میں ایک اور مجذوب کا یہ چشمدید واقعہ سنایا۔ کہ میں اور میرے ساتھ ۲۵ یا ۳۰ آدمی اپنے پیر کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک ڈھاب تھی۔ جس کے کنارے ایک فقیر پھٹے پرانے کپڑے پہنے پانی کے اوپر سے کوڑا کرکٹ صاف کر رہا تھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ یہ شخص ہمارے پیر صاحب کے پاس جایا کرتا ہے۔ میں نے اس کا نام لے کر اسے کہا سائیں یہ کیا کر رہے ہو۔ اس نے کہا دیکھو میں جس طرح ڈھاب کا گند صاف کر رہا ہوں اسی طرح حضرت مرزا صاحب لوگوں کے دلوں کا گند صاف کرنے کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنے پیر صاحب کے ہاں گئے۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کہ آپ فلاں شخص کو خدا رسیدہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اس پر پیر صاحب نے فرمایا پہلے تم بات بتاؤ پھر میں بتاؤں گا۔ پیر صاحب بات پوچھنے پر اصرار کرتے اور میں اس بات پر اصرار کرتا۔ کہ پیر صاحب سائیں کے متعلق اپنے خیال کا اظہار کریں۔ آخر جب ہم نے دیکھا کہ پیر صاحب بہت زیادہ اصرار کر رہے ہیں۔ تو سائیں کا پورا واقعہ بتا دیا پیر صاحب نے سنکر کہا۔ میں کل بتاؤں گا۔ دوسرے دن پیر صاحب سے جب ہم نے پوچھا۔ تو پہلے تو پیر صاحب ٹالتے رہے بالآخر جواب دیا۔ اس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ اگر میں سائیں کی بات کی تصدیق کر دوں۔ تو لوگ میرے ساتھ منصور والا معاملہ کریں گے۔ اس جواب سے میں سمجھ گیا۔ کہ پیر صاحب بھی حضرت مرزا صاحب کو دل سے سچا مانتے ہیں۔

خاکسار

تحریک جدید کا ایک مبلغ

لاہور میں فرقہ وارانہ کشیدگی

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ پچھلے دنوں شاہدرہ ویونگ فیکٹری میں سکھوں کے ہاتھوں دو مسلمانوں کے بے دردانہ قتل نے لاہور میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے جذبات کو از سر نو مشتعل کر دیا اور مسلمانوں کے غم و غصہ کی آگ جو "مجلس اتحاد ملت" کی مساعی سے بظاہر دب گئی تھی۔ اس اشتعال انگیز واقعہ کے باعث پھر سلگ اٹھی۔ چنانچہ اس کا ظاہری نشان ۲۴ اکتوبر کی شام کو ظاہر ہوا۔ جبکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک نیم پاگل مسلمان لڑکے نے چند سکھوں پر کلہاڑی سے حملہ کر کے ایک کو قتل اور باقیوں کو سخت زخمی کیا۔

یہ خبر فوراً آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ اور لوگوں میں بے چینی کے آثار نظر آنے لگے۔ اس صورت حالات کے پیش نظر حکام نے فوراً احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ اور انتظام کیا۔ کہ یہ واقعہ کسی خطرناک فساد کا موجب نہ ہو جائے۔ چنانچہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈپٹی کمشنر اور دیگر مقامی مجسٹریٹ کوتوالی میں پہونچ گئے۔ شہر کے متاثرہ حلقوں میں پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا۔ پولیس افسران کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں ہوشیار رہیں۔ اور تمام رات پھر کر دیکھیں۔ تاکہ جہاں کہیں خطرے کا احتمال ہو۔ اسے فوراً دفع کریں۔

۲۴ اکتوبر کو سکھوں نے مقتول کی ارتھی کا جلوس نکالا۔ اور شاہ عالمی دروازہ کے اندر سے گذر کر شمشان بھومی پہونچانا چاہا۔ لیکن حکام نے جلوس کے عام رویہ اور شہر کے حالات کے پیش نظر انہیں شہر کی گنجان آبادی میں داخل ہونے کی اجازت دینا مناسب خیال نہ کیا۔ لیکن جلوس نے شاہ عالمی دروازہ کے اندر داخل ہونے پر اصرار کیا۔ جس پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ اس پر جلوس منتشر ہو گیا۔ اور دروازے کے اندر داخل ہونے کا خیال چھوڑ دیا۔

حملہ آور نے جس کا نام حسن محمد بیان کیا جاتا ہے۔ ایک مجسٹریٹ کے روبرو اپنے بیان میں اس رنج اور غصہ کا اظہار کیا۔ جو مسجد شہید گنج کے انہدام اور اس قسم کے دیگر واقعات کے باعث اس کے دل میں سکھوں کے خلاف پیدا ہو رہے تھے۔

حکام نے مزید احتیاطی تدابیر کے پیش نظر گورہ فوج اور کچھ ایڈیشنل پولیس منگوائی ہے۔ اور تادم تحریر اطمینان ہے۔ (نامہ نگار)

احرار پولیٹکل کانفرنس سیالکوٹ کے متعلق ضروری حالات

میونسپل کمیٹی اور احرار

سیالکوٹ شہر میں احرار پولیٹکل کانفرنس ۱۰-۱۱-۱۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہونے والی ہے جس کے لئے شیخ مولا دا لا تالاب جو پانی سے پُر تھا تجویز کیا گیا ہے۔ اس تالاب کا پانی نکالنے کے لئے میونسپل کمیٹی سیالکوٹ شہر نے ایک سو روپیہ دینا منظور کیا۔ اور بجلی اور پانی کا مفت انتظام بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پانی کو تالاب سے حفظانِ صحت کے لحاظ سے نکالا گیا ہے۔ مگر یہ بات عقل اور واقعات کے بالکل خلاف ہے کیونکہ پانی تالاب سے نکال کر گورنمنٹ ہائی سکول۔ مرے کالج اور اس کے ہوسٹل کے سامنے ڈال دیا ہے۔ بانی میونسپل کمیٹیاں ملیریا کے موسم میں یہ کوشش کرتی ہیں۔ کہ مچھر پیدا نہ ہو۔ مگر سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی نے خود مچھر پیدا کرنے کا سامان کیا ہے۔ کیا محکمہ تعلیم اور محکمہ حفظانِ صحت اس کی طرف توجہ کریگا؟

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ مولا کے "تالاب" میں ۸ فٹ کے قریب کیچڑ ہے۔ جو ابھی تک نکالا نہیں گیا۔ اس کیچڑ کو غازی پور کی طرف جانے والی کچی سڑک پر پھینکنے کی تجاویز سوچی جارہی ہیں یہ سڑک ایسی ہے۔ جس پر چلنا پہلے ہی دشوار ہے۔ اگر اس پر موسم سرما میں کیچڑ ڈالدیا گیا۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پبلک سڑک بند ہو جائے گی۔ کیا ہم امید کرسکتے ہیں۔ کہ محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور محکمہ .... اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کرے گا؟۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ میونسپل کمیٹی نے جو آل انڈیا احرار پولیٹکل کانفرنس کے لئے پانی اور بجلی کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور جس پر کم ازکم پانچ سو روپیہ خرچ ہوگا۔ اور تالاب کی صفائی وغیرہ کے اخراجات علیحدہ ہیں۔ کہاں تک دانشمندی اور مفاد عامہ کے مطابق ہے۔ کیا پولیٹکل کانفرنس کیلئے یہ اخراجات پبلک فنڈز کا ناجائز استعمال نہیں ہیں؟ کیا میونسپل کمیٹی کانگریس کو بھی اگر زیادہ نہیں۔ تو کم ازکم پانچ سو یا ایک سو روپیہ ہی دے کر اپنی فراخ دلی اور عالی حوصلگی کا ثبوت دے سکتی ہے؟ اور کیا یہ اخراجات دفعہ ۵۲ میونسپل ایکٹ کے ماتحت ناجائز نہیں؟

ہم ان امور کی طرف جناب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ۔ کمشنر بہادر لاہور ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع سیالکوٹ کی توجہ مبذول کراتے ہیں۔ اور پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اخراجات کو ناجائز قرار دیا جائے اور میونسپل کمیٹی کے اس ریزولیوشن کو جس میں ان اخراجات کو منظور کیا گیا ہے منسوخ کر دیا جائے۔

احرار اور چندہ

مولوی مظہر علی صاحب اظہر سیکرٹری مجلس احرار در بدر چندہ کا ٹھوٹھا لے بھیک مانگتے پھر رہے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑتے اور ماتھا رگڑتے نظر آتے ہیں۔ مگر سُنا گیا ہے کہ اب تک بمشکل تمام ایک ہزار روپیہ جمع کر سکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ تم لوگ تحریک کشمیر میں ہمارے تمام مال ہڑپ کر گئے۔ اور آج تک تم نے اس روپیہ کا کوئی حساب نہیں دیا۔ کشمیر کی بیوائیں یتیم اور مسکین تمہاری جان کو رو رہے ہیں۔ اگر اب چندہ لینا چاہتے ہیں۔ تو پہلے وہ حساب ہمارے سامنے پیش کریں۔

احرار کی ناکامیاں

احرار نے کانٹلے پارک کے حاصل کرنے کیلئے ہر ایک ہیڈ ماسٹر کی دہلیز پر ناک رگڑوائے۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے کانٹلے پارک دینے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح ایک اور جگہ حاصل کرنے کے لئے ایک پادری صاحب کی منت خوشامد کرتے رہے۔ مگر انہوں نے بھی جگہ نہ دی۔ سُنا گیا ہے محکمہ ریلوے سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ کانٹلے پارک کے قریب ایک عارضی ریلوے سٹیشن بنا دیا جائے۔ مگر اسے بھی مسترد کر دیا گیا۔ اسی طرح سیالکوٹ میں احرار کو مہمانوں کے ٹھہرانے کیلئے بھی کوئی جگہ میسر نہیں آرہی جسکی وجہ سے موسم سرما میں لوگوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا غرض ہر طرف سے ناکامی کا منہ احرار کو دیکھنا پڑ رہا ہے۔ کانفرنس میں لوگوں کے شامل ہونے کی توقع نہیں کیجاتی۔ کیونکہ متعدد واقعات جو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں احرار سے رونما ہوئے اور "امیر ملت" پیر جماعت علی شاہ صاحب کے سرکشی در نافرمانی اور وزارت کیلئے ملت فروشی نے احرار کو ایک دلدل کی (سیالکوٹ) کے گہرے تالاب میں دفن کر دیا ہے۔

(شریف از سیالکوٹ)

خانبہادر شیخ محمد حسین صاحب کی وفات حسرت آیات

جماعت احمدیہ علی گڑھ خانبہادر شیخ محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور کی ناگہانی اور افسوسناک وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس بات کو پوری طرح سے محسوس کرتی ہے۔ کہ خانبہادر صاحب مرحوم و مغفور کی وفات سے تمام جماعت کو اور بالخصوص علی گڑھ کی مقامی جماعت کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ نیز جماعت احمدیہ دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں مرحوم کے درجات کو بلند کرے۔ اور جناب ڈاکٹر محمد نسیم صاحب اور دیگر اعزہ و اقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کے مبارک اور قابل تقلید نمونے پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

تمام ممبران جماعت علی گڑھ برادر مکرم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب اور جناب شیخ علی حسین صاحب اور ان کے تمام خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے رنج و غم میں ہر طرح سے شریک ہیں۔

(۲) اس قرارداد کی نقل اخبار الفضل کو ارسال کی جائے۔

محرک ڈاکٹر عطاء اللہ بٹ صاحب ایم۔ ڈی۔ مؤید صوفی غلام صاحب بی۔ ایس۔ سی؛

(سید عنایت اللہ شاہ۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

جناب شیخ عبد الرزاق صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار رنج و غم کی قرارداد

۱۸ اکتوبر۔ مجلس انصار اللہ لائل پور نے اپنے اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے:۔

۱۔ مجلس انصار اللہ کا یہ اجلاس اپنی جماعت کے نہایت ہی ہر دلعزیز ممبر اور سرگرم کارکن شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کی بے وقت وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ شیخ صاحب موصوف اپنی گوناگوں خوبیوں کے باعث لائل پور شہر میں خصوصاً جماعت احمدیہ میں حد درجہ ہر دلعزیز تھے۔ مجلس ہذا شیخ صاحب مرحوم کی وفات کو قومی نقصان تصور کرتی ہے۔ اور دست بدعا ہے۔ کہ خداوند تبارک و تعالےٰ مرحوم کو جنت میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اور جماعت کو ان کا نعم البدل بخشے۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ اس قرارداد کی نقول جناب شیخ صاحب مرحوم کے لواحقین۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور پریس کو بھیجی جائیں:۔

(خاکسار شیخ محمد یوسف سیکرٹری)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانِ احرار کو مباہلہ کا چیلنج

مباہلہ میں شمولیت کیلئے درخواست کرنے والے احمدی احباب کی فہرست

(۴)

۲۲۲ - میاں عبد اللہ صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۲۳ - میاں محمد الدین صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور
۲۲۴ - میاں نقو خان صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور
۲۲۵ - میاں نور شاہ صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال۔ ضلع گورداسپور۔
۲۲۶ بابو خدا بخش صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۲۷ - میاں کرم رسول صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال - ضلع گورداسپور۔
۲۲۸ - میاں اللہ بخش صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۲۹ - میاں غوث محمد صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۳۰ میاں رستم علی صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور
۲۳۱ - میاں فقیر محمد صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۳۲ - میاں قادر بخش صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۳۳ - میاں اسمٰعیل صاحب موضع ٹھکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور۔
۲۳۴ - سید امیر حسین شاہ صاحب نونگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
۲۳۵ - محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان
۲۳۶ - حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی کھاریاں ضلع گجرات
۲۳۷ - منشی لعل خان صاحب عرائض نویس کھاریاں
۲۳۸ - منشی حبیب احمد صاحب کاتب قادیان
۲۳۹ - مولوی محبوب عالم خالد صاحب مولوی فاضل قادیان
۲۴۰ - منشی عبد المجید صاحب احمدی جلالپوری قادیان
۲۴۱ - سید عنایت علی شاہ صاحب پسر سید محمد علی شاہ صاحب کانگڑہ۔
۲۴۲ - عبد المجید صاحب ولد بابو عبد الحمید صاحب شملوی قادیان
۲۴۳ - بابو نواب الدین صاحب کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ چھاؤنی ڈلہوزی۔
۲۴۴ - منشی مختار احمد صاحب قریشی ٹھیکریوالہ ضلع گورداسپور۔
۲۴۵ - بابا احمد بخش صاحب بیگم پوری قادیان
۲۴۶ - مسٹر یوسف خان صاحب سندھ حال وارد قادیان۔
۲۴۷ - شیخ خادم حسین صاحب نیازد اشتر انگل لاج - شملہ۔
۲۴۸ - مولوی عبد العزیز صاحب عربک ٹیچر ڈی بی ہائی سکول نکودر ضلع جالندھر۔
۲۴۹ - منشی محبوب عالم صاحب احمدی لاہور
۲۵۰ - چوہدری اللہ داد خان صاحب ساکن بھیلسر متصل فتح پور سیداں - ضلع گجرات
۲۵۱ - حافظ عبد السلام صاحب شملہ دفتر ملٹری فنانس۔
۲۵۲ - مولوی عبد اللہ صاحب ایس - وی - مدرس جوڑہ ضلع گجرات۔
۲۵۳ - حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ چک، ضلع گورداسپور۔
۲۵۴ - حاجی عظیم الدین صاحب معرفت غازی الدین صاحب پوشمائشر جیکب سرکل بمبئی
۲۵۵ - میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان
۲۵۶ - قاضی محمد عمر صاحب سیکرٹری تبلیغ 〃
۲۵۷ بابو محمد الطاف صاحب کلرک دفتر نہر 〃
۲۵۸ - مستری محمد یعقوب صاحب 〃
۲۶۰ - محمودی معین الدین صاحب نائب انجمن مردان
۲۶۱ - شیخ محمد ابراہیم صاحب مرچنٹ مردان
۲۶۲ - خان گل زمان صاحب 〃
۲۶۳ - شیخ نیاز الدین صاحب 〃
۲۶۴ - سید ایان شاہ صاحب 〃
۲۶۵ - بابو گلاب خان صاحب ٹائم محکمہ نہر 〃
۲۶۶ - میاں محمد یوسف صاحب مالوکے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ
۲۶۷ - چوہدری عبد اللہ خان صاحب مالوکے بھگت ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
۲۶۸ - میاں محمد شریف صاحب سوداگر پورہ ڈاک خانہ قلعہ صوبہ سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ
۲۶۹ - مولوی محمد سعید صاحب لائبریرین احمدیہ لائبریری بیرون دہلی دروازہ لاہور۔
۲۷۰ - ملک مبارک علی صاحب سوداگر چوب بیرون موری دروازہ - لاہور
۲۷۱ - خان محمد حسین خان صاحب داری ترمکھر
۲۷۲ - میاں امام الدین صاحب پاک پٹن
۲۷۳ - منشی عبد الرحمٰن صاحب - حسین پورہ احمدیہ ہوزری فیکٹری امرتسر
۲۷۴ - ملک شیر محمد صاحب کلرک ملٹری راولپنڈی
۲۷۵ - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب احمدی آئیڈیل فارمیسی مظفر پور - بہار۔
۲۷۶ - سید عبد العزیز صاحب ہاشمی سیکرٹری انجمن احمدیہ کان پور۔
۲۷۷ - منشی غلام رسول صاحب پٹواری حلقہ ۲۷/۲۲ ڈاک خانہ دولالہ ضلع منٹگمری
۲۷۸ - مولوی غلام محمد صاحب خادم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جموں۔
۲۷۹ - مستری غلام نبی صاحب سیکرٹری تبلیغ جموں
۲۸۰ - مستری رحمت اللہ صاحب 〃
۲۸۱ - مستری عبد الغفار صاحب 〃
۲۸۲ - بابو فیروز الدین صاحب جموں
۲۸۳ - مستری محمد عبد اللہ صاحب 〃
۲۸۴ - مستری وزیر محمد صاحب 〃
۲۸۵ - میاں حبیب اللہ صاحب پہلوان 〃
۲۸۶ - میاں شکر دین صاحب 〃
۲۸۷ - میاں محمد شفیع صاحب 〃
۲۸۸ - چوہدری غلام محمد صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات۔
۲۸۹ - سید نور حسن شاہ صاحب شیخ پور ضلع گجرات
۲۹۰ - چوہدری رحمت خان صاحب 〃 〃
۲۹۱ - چوہدری خورشید احمد صاحب 〃 〃
۲۹۲ - میر ذکاء اللہ صاحب 〃 〃
۲۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب 〃 〃
۲۹۴ - میر امان اللہ صاحب 〃 〃
۲۹۵ - چوہدری محمد صادق صاحب 〃 〃
۲۹۶ - میر فیض اللہ صاحب 〃 〃
۲۹۷ - سید محمد شاہ صاحب 〃 〃
۲۹۸ - چوہدری نادر علی صاحب 〃 〃
۲۹۹ - چوہدری محمد خان صاحب اعلیٰ نمبردار 〃 〃
۳۰۰ - راجہ غلام مصطفےٰ صاحب ایکسائز ماسٹر 〃 〃
۳۰۱ - میاں غلام حیدر صاحب سوک کلاں 〃
۳۰۲ - میاں محمد بخش صاحب 〃 〃
۳۰۳ - چوہدری محمد حیات صاحب 〃 〃
۳۰۴ - ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب داتا زید کا
۳۰۵ - چوہدری عبد اللہ خان صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ
۳۰۶ - حکیم فتح دین صاحب مرزیح ضلع جالندھر
۳۰۷ - عمر الدین صاحب 〃 〃
۳۰۸ - میاں فرزند علی صاحب 〃 〃
۳۰۹ - میاں جمال الدین صاحب 〃 〃
۳۱۰ - منشی علی بخش صاحب 〃 〃
۳۱۱ - مولوی محمد عبد اللہ صاحب صمن پور کلاں ڈاک خانہ بلاچور - ضلع ہوشیار پور۔
۳۱۲ - میاں غلام محمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور محلہ بیٹ رنگاں
۳۱۳ - مسٹر محمد اسحٰق صاحب سنوری عارف والہ ضلع منٹگمری۔
۳۱۴ - مسٹر فضل احمد صاحب عارف والہ ضلع منٹگمری۔
۳۱۵ - میاں عطاء اللہ صاحب عارف والہ ضلع منٹگمری

۳۱۶ - میاں فضل کریم صاحب ککتی عارف والہ ضلع منٹگمری -

۳۱۷ - مولوی نور محمد صاحب احمدی بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر سٹروعہ - ضلع ہوشیارپور -

۳۱۸ - ملک محمد افضل صاحب سب انسپکٹر - بلاک ڈبلیو - شہر ڈیرہ غازی خان

۳۱۹ - حکیم عبدالخالق صاحب بلاک ڈبلیو شہر ڈیرہ غازی خان -

۳۲۰ - منشی سربلند خان صاحب بلاک ڈبلیو شہر ڈیرہ غازی خان -

۳۲۱ - منشی غلام رسول خانصاحب بلاک ڈبلیو شہر ڈیرہ غازی خان -

۳۲۲ مولوی محمد عثمان صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خان -

۳۲۳ - مولوی غلام محمد صاحب امیر جماعت چک ۹۹ شمالی - ضلع سرگودہا -

۳۲۴ - چوہدری غلام رسول صاحب براچک ۹۹ شمالی سرگودہا -

۳۲۵ - مولوی حمید اللہ صاحب مدرس احمدیہ سکول چک ۹۹ شمالی - ضلع سرگودہا -

۳۲۶ - چوہدری سلطان احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا -

۳۲۷ - بابو محمد شفیع خان صاحب اورسیر کنجاہ ضلع گجرات -

۳۲۸ - میاں محمد افضل صاحب انچارج - بی آئی - کوئلہ گودام - ڈلا - رنگون -

۳۲۹ - مولوی غلام احمد صاحب ایم اے مزنگ لاہور

۳۳۰ - روشن دین صاحب احمدی پنڈی چری

۳۳۱ - میاں محمد یوسف صاحب "

۳۳۲ میاں محمد یامین صاحب "

۳۳۳ - میاں ولی محمد صاحب "

۳۳۴ - میاں محمد دین صاحب "

۳۳۵ سید عبدالحی صاحب کمرشیل ہوس منصوری

۳۳۶ - میاں عبدالرحمن صاحب "

۳۳۷ - میاں عبدالرحیم صاحب "

۳۳۸ - میاں عبداللہ صاحب "

۳۳۹ - میاں مبارک احمد صاحب "

۳۴۰ - چوہدری دلاور علی خانصاحب کارکن ذیلدار - ڈاک خانہ ننگر وتیہ - تحصیل نواں شہر ضلع جالندہر -

۳۴۱ - سید نعمت علی صاحب بٹیاو - تعلقہ سندکھیڑا ضلع مغربی خاندیس -

۳۴۲ - منشی خادم حسین صاحب معرفت شیخ محمد حسین صاحب بازار گنشہ گھر - گوجرانوالہ

۳۴۳ - میاں عبدالغنی صاحب نار دوال سیالکوٹ

۳۴۴ - سید عبدالغفار صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مونگھیر -

۳۴۵ - سید عنایت علی شاہ صاحب اہلکار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ لدھیانہ

۳۴۶ - سید صوفی محمد ابراہیم صاحب محلہ صوفیاں - لدھیانہ -

۳۴۷ - ڈاکٹر عبدالحمید صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ اندور -

۳۴۸ - میاں محمد ابراہیم صاحب پٹیالہ سپورٹس ڈیپو دھرم پورہ بازار -

۳۴۹ - میاں نور محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سید والہ - شیخوپورہ -

۳۵۰ - میاں محمد رمضان صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت سید والہ - شیخوپورہ

۳۵۱ - میاں محمد شعبان صاحب سید والہ شیخوپورہ

۳۵۲ - شیخ امام الدین صاحب حکیم " "

۳۵۳ - میاں گل محمد صاحب " "

۳۵۴ - پیر احسن صدیقی صاحب چراغ منزل گوجرہ - ضلع لائل پور -

۳۵۵ - میاں عبدالسبحان صاحب امام مسجد احمدیہ گوجرہ - لائل پور -

۳۵۶ - مولوی محمد دین صاحب احمدی ٹیچر - ایم بی سکول - گوجرہ لائل پور -

۳۵۷ - سید طفیل محمد شاہ صاحب ٹیچر ہائی سکول گوجرہ - لائل پور -

۳۵۸ - میاں عبدالواحد صاحب سکرٹری تبلیغ گوجرہ - لائل پور -

۳۵۹ - سید قسم شاہ صاحب ٹیچر - ایم بی سکول - گوجرہ لائل پور -

۳۶۰ - سید طالع حسین شاہ صاحب ٹیچر - ایم بی سکول - گوجرہ - لائل پور -

۳۶۱ - میاں عبدالحق صاحب ٹیچر - ایم - بی سکول - گوجرہ - لائل پور -

۳۶۲ - بابو غلام حسین صاحب کلرک عدالت خفیفہ امرتسر -

۳۶۳ - مولوی محمد شریف صاحب نائب مدرس لوئر مڈل سکول کھوکھر والی ڈاک خانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ -

۳۶۴ - محمد صدیق صاحب گھوگھیاٹ - ضلع شاہ پور - (از کیمل پور)

۳۶۵ - خواجہ عبدالرحمن صاحب قادیان

۳۶۶ - منشی نور احمد خانصاحب کلرک بہشتی مقبرہ قادیان -

۳۶۷ - محمد موہیل صاحب کمال ڈیرہ سندھ

۳۶۸ - اخوند محمد عبدالقادر صاحب قدیر آباد ملتان شہر -

۳۶۹ مولوی محمد طیب صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاناپور ضلع مرشد آباد -

۳۷۰ - ملک عطاء اللہ صاحب مسجد احمدیہ پشاور

۳۷۱ - مولوی محمد نذیر صاحب احمدی مبلغ پشاور مسجد احمدیہ -

۳۷۲ - قریشی محمد صالح صاحب احمدی معرفت دفتر البشریٰ پھلیلی حیدرآباد سندھ -

۳۷۳ - شیخ محمد حسین صاحب محلہ قدیر آباد ملتان شہر -

۳۷۴ - قائم خان صاحب بہلول پور ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک - ضلع گورداسپور -

۳۷۵ - رحمت علی صاحب بہلول پور ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور -

۳۷۶ - فضل دین صاحب بہلول پور ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور -

۳۷۷ - غلام احمد صاحب بہلول پور ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک - ضلع گورداسپور -

۳۷۸ - رحیم بخش صاحب بہلول پور ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور -

۳۷۹ - عبدالغنی صاحب بہلول پور ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور -

۳۸۰ - شریف احمد صاحب ولد قائم خان صاحب بہلول پور ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور

۳۸۱ - شریف احمد صاحب ولد صدر دین صاحب بہلول پور ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور

۳۸۲ - بشیر احمد صاحب بہلول پور ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور -

۳۸۳ - نذیر احمد صاحب بہلول پور ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور -

۳۸۴ - منشی نور محمد صاحب کوٹ محمد خان - تحصیل ترن تارن - ضلع امرتسر -

۳۸۵ - مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ

۳۸۶ - نواب اکبر یار جنگ صاحب حیدرآباد دکن

۳۸۷ - ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول - کوٹ ادو - ضلع مظفرگڑھ -

۳۸۸ - صوفی محمد فضل الٰہی صاحب آگہ دفتر گیرزن انجنیر - ایم - ای - ایس -

۳۸۹ - امیر محمد خان صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اہرانہ - ضلع ہوشیارپور -

۳۹۰ - میاں عنایت علی صاحب اہرانہ ضلع ہوشیارپور

۳۹۱ - چوہدری احمد بخش صاحب نمبردار اہرانہ ضلع ہوشیارپور -

۳۹۲ - چوہدری بشیر احمد صاحب اہرانہ ضلع ہوشیارپور

۳۹۳ - چوہدری عبداللہ خانصاحب " "

۳۹۴ - چوہدری محمد عثمان خانصاحب " "

۳۹۵ - چوہدری دولت خانصاحب " "

۳۹۶ - چوہدری نیاز احمد صاحب پنشنر " "

۳۹۷ - محمد حسین صاحب پنشنر " "

۳۹۸ - چوہدری مبارک احمد صاحب پنڈی چری ڈاک خانہ سید والہ - شیخوپورہ -

۳۹۹ - پہلوان معراج الدین صاحب بھاٹی دروازہ - محلہ پٹ رنگاں - لاہور -

۴۰۰ - محمد اقبال صاحب بھاٹی دروازہ محلہ پٹ رنگاں - لاہور -

۴۰۱ - اللہ بخش صاحب پوسی - ڈاک خانہ خاص تحصیل گڑھشنکر - ضلع ہوشیارپور -

۴۰۲ - چوہدری غلام قادر خان صاحب بنگہ ضلع جالندہر -

۴۰۳ - منشی رحمت اللہ صاحب ڈاک خانہ بنگہ - ضلع جالندہر -

۴۰۴ - معراج دین صاحب چک ۲۰۷ الف ڈاک خانہ کاچھیلو - ضلع تھرپارکر -

۴۰۵ - ملک محمد ہاشم صاحب ٹھیکیدار - کھیوڑہ ضلع جہلم -

۴۰۶ - ملک نبی محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ دمیانی -

۴۰۷ - حاجی جلال الدین صاحب میانی

۴۰۸ - ملک نادر خان صاحب سکنہ گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور -

۴۰۹ - حکیم غلام مرتضیٰ صاحب سکنہ گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور -

۴۱۰ - ملک غلام حسن صاحب سکنہ گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور -

۴۱۱ - بابو غلام رسول صاحب کلرک ڈاکخانہ گوجرانوالہ

۴۱۲ - میر مہدی حسن صاحب احمدیہ فرنیچر سٹور کشمیری دروازہ دہلی -

۴۱۳ - خان صاحب عبدالرحیم خان صاحب سکنہ حصاری ڈاکخانہ گڑھی حبیب اللہ خان صاحب ضلع ہزارہ

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو۔ تو

ذیابطول استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں (خواہ کسی سبب سے ہوں)

تو وہ

نیو لائف گولیاں استعمال کریں۔ جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں:

جملہ ادویات منگوانے کا پتہ

اکسیر گھر۔ امرتسر چوک بابا اٹل

بمبئی کے تجارتی اور دیگر معلومات

جن احمدی برادران کو بمبئی کے تجارتی یا دیگر معلومات کی ضرورت ہو۔ یا وہ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹ وکٹ پیس کی گانٹھیں تھوک ارزاں نرخ پر منگوا کر قلیل سرمایہ سے تجارت کر کے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی احمدیہ فرم سے حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ اور پرائس لسٹ طلب کریں

ایس۔ رفیق بھائی تھوک فروشان کوٹ وکٹ پیس جیکب سرکل بمبئی

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی ومشہور ۔۔۔ اور بے نظیر تحفہ۔ سرمیوں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے نمونہ ۱ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ ۔۔۔ ۳ ماشہ ۔۔۔

شفا خانہ رفیق حیات۔ قادیان (پنجاب)

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو۔
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مُردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں:

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائیگا:

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز

دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ۱۵ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت درجہ مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی عہ روپیہ: نوٹ: فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے:

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی

محلہ دارالعلوم غربی قادیان میں۔ جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دارالرحمت سے جانب شرق۔ ابھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۲۵ روپے فی مرلہ مقرر ہے۔ مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ جنوری تک ۲ فیصدی رعایت دی جائیگی۔ خواہشمند احباب موقع پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہرحال نقد یکمشت لی جائیگی ؛

جن اصحاب نے ہماری معرفت بابو غلام الدین خانصاحب احمدی و بابو فضل خالق خانصاحب احمدی پسر بابو غلام محی الدین خانصاحب موصوف سے قادیان دارالامان کے محلہ دارالعلوم غربی میں قطعاتِ اراضی بغرض رہائش ہماری معرفت خریدے ہیں۔ انکی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مالکان موصوف سے جب چاہیں بلا تامل اپنے خرید کردہ قطعہ یا قطعات کے متعلق اپنے خرچ پر رجسٹری یا داخل خارج کرا سکتے ہیں۔ جیسا کہ شرائط فروخت اراضی کے ذیل میں بھی زیر شرط ۵ اعلان کیا جاچکا ہے۔ کہ

"اگر کوئی خریدار اپنی خرید کردہ زمین کے متعلق رجسٹری یا داخل خارج کروانا چاہے۔ تو اس کا انتظام اور جملہ اخراجات بذمہ خریدار ہونگے" ؛

خاکساران

محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمعیل صاحب قادیان

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کا خالص الخاص درجہ مال

ہمارا یہ مال ایسا ہے۔ کہ اس سے بہتر حالت میں سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہو ہی نہیں سکتے امریکہ کی سلائی اور کٹ بھی نہایت ہی دل پسند ہوتی ہے۔ ٹھوک مال کا نرخ نامہ فوراً طلب کریں ؛

مینجر دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی

کٹ پیس کی تجارت

موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑ بڑ یا ملاوٹ کئے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے۔ صرف "دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی" سے دستیاب ہو سکتا ہے ٹھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں ؛

عکسی حمائل شریف

مصری مجلد مراکو

۲¼ انچ چوڑی اور ۳¼ انچ لمبی وزن صرف ۷ تولہ۔ نہایت خوشخط صحیح۔ بالکل چھوٹی اور ہلکی۔ جو پہلے پانچ روپیہ میں بھی نہ ملتی تھی اب چند جلدیں مہیا کی گئی ہیں۔ قیمت صرف عہ ؛

مفتاح القرآن

قرآن کریم کے تمام الفاظ کی مکمل فہرست حوالجات معہ جملہ آیات کے جن میں ہر لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس قسم کی مکمل اور جامع آج تک شائع نہیں ہوئی۔

حوالجات۔ رکوع۔ نمبر آیت حوالہ پارہ اور حوالہ سورۃ کے ہیں۔ خواہ دنیا کا کوئی قرآن مجید ہی کیوں نہ ہو۔ فوراً حوالہ نکل آئیگا ہر لفظ جہاں جہاں بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کے کل حوالجات مع آیات کے حصوں کے ایک جگہ درج کئے گئے ہیں پہلے اس قسم کی گو نامکمل چھ چھ روپے تک فروخت ہوتی رہی ہیں۔ مگر اس مکمل مجموعہ کا جو ساڑھے آٹھ سو صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ مجلد عمدہ کی قیمت صرف چار روپے۔ اور مجلد مراکو کی قیمت پانچ روپیہ ہے ؛

فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام

جس میں حضرت اقدس کے ہر قسم کے فتوے متعلقہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ سود۔ رسوم شادی و ماتم و دیگر مختلف ضروریات کے متعلق مع حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ اس فتاویٰ کی ہر گھر میں ہر وقت ضرورت رہتی ہے نہایت خوبصورت کرکے حال ہی میں چھپوایا گیا ہے قیمت مجلد عہ غیر مجلد عمر ؛

یوم سیرۃ النبیؐ کیلئے

بہترین اور ارزاں ترین مصالحہ

شاہِ حبشہ کو دعوت حق

مؤلفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس میں نہایت خوبصورتی سے محاسن اسلام اور فضائل نبوی صلعم کو دربار حبشہ میں صحابہ کرام کی زبانی پیش کرنیکے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔ فی سینکڑہ ۱۰ر

محمد عربیؐ

یعنی شاہ روم کو دعوت حق

مولفہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

جس میں نہایت مؤثر پیرایہ میں اخلاق نبوی صلعم اور تعلیم اسلام کو دربار روم میں صحابہ کرامؓ کی زبانی پیش کرنیکا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ فی سینکڑہ ۔ عہ

دنیا کا اولوالعزم نبیؐ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت شاندار اور مؤثر مضمون فی سینکڑہ ۱۰ر

دنیا کا محسن اعظم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا جامع و مانع مفصل مضمون۔ فی سینکڑہ تین روپیہ ؛

زندہ نبیؐ

مولفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی سینکڑہ ۸ر

دنیا کا کامل انسانؐ

مولفہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناضل

جس میں نہایت لطیف اور مؤثر پیرایہ میں واقعات کی رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کو ہر انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے لئے جو تعداد میں ۴۳ عدد ہیں۔ اسوہ کامل ثابت کیا گیا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت بہترین فی سینکڑہ دس روپیہ ؛

زندہ نبیؐ اور زندہ مذہب

مؤلفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس میں آنحضرت صلعم اور حضرت عیسے علیہ السلام کے اخلاق کا مقابلہ کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو ثابت کیا گیا ہے۔ سیرت نبوی کیلئے بہترین تحفہ قیمت فی کاپی ۴ر فی سینکڑہ ۲۰ روپے ؛

تبلیغی درثمین اردو۔ فی سینکڑہ چھ روپے ؛

سیرت النبیؐ مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ۔ حضور کا لیکچر جو یوم سیرت النبیؐ کے موقعہ پر تحفہ پیش کرنے کیلئے بہترین تصنیف ہے۔ انکی رعایتی قیمت بجائے عہ کے ۱۲ر کر دی گئی ہے۔

رسول مقبول صلعم مختصر طور پر سوانح اور فضائل کا مجموعہ فی سینکڑہ دس روپیہ

اسلامی اصول کی فلاسفی	اردو۔ فی سینکڑہ	۱۰ عہ
" " "	گورمکھی " "	۳۰ عہ
" " "	ہندی " "	۲۰ عہ
" " "	انگریزی فی عدد	۵ر

برگزیدہ رسول۔ قیمت ۲ر فی سینکڑہ آٹھ روپیہ ؛

کتاب گھر قادیان

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

روما ۲۶ر اکتوبر۔ اطالوی افواج نے ضلع شبیلی کے سب سے بڑے شہر کیلافو پر اچانک حملہ کر کے اسے فتح کر لیا ہے۔ ایک حبشی سردار نے جو کچھ عرصہ ہوا اٹلی سے مل گیا تھا۔ ڈنگیری سے واپس آنے والے حبشی دستوں کو تعاقب کیا۔ اور انہیں مغلوب کر لیا۔

روما ۲۶ر اکتوبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ اطالوی جرنل ڈی بونو نے ایریٹریا کی سرحد پر دریائے گرسیم کے علاقہ پر دستبرد شروع کر دی ہے۔ علاقہ کے بہت سے سرداروں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ سمالی لینڈ کی سرحد پر کوئی نئی کیفیت رونما نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۲۶۔اکتوبر۔ اطالوی قونصل نے ایک کمیونک کے ذریعہ اعلان کیا ہے سمالی لینڈ کی سرحد پر علاقہ شبیلی میں اطالوی افواج کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ڈنگیری کو فتح کرنے کے بعد اطالوی افواج دریائے او بی شبیلی کے کنارے کنارے آگے بڑھ رہی ہیں۔ تاکہ دریا کے کناروں پر واقع دیہات پر قبضہ کیا جائے۔ فوج کا ایک دستہ گوڈرل سے کیلافو کی جانب بڑھ رہا ہے۔ مفتوحہ علاقہ میں اطالوی بڑی سرعت سے سڑکیں تیار کر رہے ہیں۔ اور پانی کی بہم رسانی کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ اُدوا سے لے کر ایڈی گریٹ تک سڑک بنانے کی تجویز مکمل ہو چکی ہے۔ اور مساوا سے لے کر ڈکامر تک سڑک تکمیل پذیر ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ پریوی کونسل کی اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کی منظوری کا حکم مظہر ہے۔ کہ اٹلی کو جن اشیا کی ترسیل پر پابندیاں عائد ہیں۔ ان میں اسلحہ۔ آتشی مادہ۔ خام اشیا۔ دھاتیں۔ ربڑ۔ گھوڑے خچریں۔ خر۔ اونٹ اور تمام باربردار چوپائے شامل ہیں۔ اسی طرح اٹلی کو قرض دینے کی بھی ممانعت ہے۔ اور قرضہ کے متعلق تعزیری کارروائی

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۶ اکتوبر۔ ملک معظم نے موجودہ پارلیمنٹ کو ختم کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ جدید پارلیمنٹ ۲۶ نومبر کو معرض وجود میں آئے گی۔ چنانچہ اس وقت انتخابی مہم زوروں پر ہے۔ پارلیمنٹ کی ۶۱۵ نشستوں کے لئے ۱۲۷۰ امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۴۹۸ کنسرویٹو۔ ۴۲ لبرل نیشنلز۔ ۲۰ نیشنل لیبر۔ تین نیشنل۔ ۵۴۳ لیبر۔ ۱۵۰ لبرل اور ۳۰ انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی کے ہیں۔

سری نگر ۲۶۔اکتوبر۔ آج سری نگر سے ۱۵ میل کے فاصلے پر جب کہ مہاراجہ کشمیر ایک ہرن کا شکار کر رہے ہیں۔ موٹر کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ آپ کی موٹر جسے شکار خانہ کا کنٹرولر چلا رہا تھا۔ ایک گھوڑے کو بچانے کی کوشش پر ایک درخت سے جا ٹکرائی۔ موٹر تباہ ہو گئی۔ کنٹرولر اور ڈرائیور کو بہت زخم آئے مہاراجہ صاحب خفیف طور پر مجروح ہوئے۔

لنڈن ۲۶ اکتوبر۔ مسٹر ایم لوال نے جنگ ابی سینیا کو بند کرنے کے لئے اٹلی کی بعض تجاویز کے متعلق حکومت برطانیہ کو اطلاع دی ہے۔ سرکاری طور پر ابھی تفاصیل کا اظہار نہیں کیا گیا۔ تاہم برطانوی رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور نہ

بورڈ آف ٹریڈ کی مقررکردہ تاریخ سے شروع کی جائے گی۔ اس حکم کا اطلاق بعض برطانوی مقبوضات۔ نوآبادیات وغیرہ پر بھی ہوگا اطالوی اشیائے برآمد کا بھی مقاطعہ کیا جائے گا۔ لیکن ان میں سونا چاندی اور سکوں کی استثنار کھی گئی ہے۔ برطانیہ میں مالی تعزیری کارروائی پر ۲۹ر اکتوبر کو عمل درآمد ہوگا۔ اقتصادی مقاطعہ کی عمل درآمد لیگ کی تعاونی کمیٹی جو کہ ۳۱ اکتوبر کو اپنا اجلاس منعقد کرے گی کی مقرر کردہ تاریخ پر [illegible] گی۔

ہی وہ کسی رنگ میں لیگ کے فیصلوں کو پس انداز کرنے کے لئے تیار ہے۔

نئی دہلی ۲۶ر اکتوبر۔ سکرٹری آل انڈیا مہاسبھا بڑودہ برانچ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکا ر بدھ مت اختیار کرنے پر غور کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۶ر اکتوبر۔ آج مسٹر ایس پرتاپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے بیلچہ فوج کو جلوس کی شکل میں نکلنے کی ممانعت کی۔ کیونکہ انارکلی بازار میں دیپ مالا کے موقع پر فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے نقضِ امن کا اندیشہ تھا۔

لنڈن ۲۶ اکتوبر۔ ملکہ ابی سینیا کی اپیل کو مدنظر رکھتے ہوئے یورپ کے مختلف ممالک کی عورتوں کا ایک وفد اٹلی جا رہا ہے یہ وفد اٹلی میں ملکہ اٹلی سے ملاقات کرے گا اور ان پر زور دے گا۔ کہ ابی سینیا کے خلاف جنگ بند کی جائے۔ اور اطالوی افواج کو واپس بلا لیا جائے۔

الہ آباد ۲۶ اکتوبر۔ الہ آباد سٹیشن کے نزدیک رانی پرتاب گڑھ کے مکان پر سات گولیاں چلیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک موٹر کار جس میں بندوقوں سے مسلح تین آدمی سوار تھے۔ مکان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ اور وہ آدمی رانی کے ایک اردلی کو گولی سے ہلاک کر کے فرار ہو گئے۔

راولپنڈی ۲۶ر اکتوبر۔ مولوی مولا بخش خطیب جامع مسجد راولپنڈی کو زیر دفعہ ۱۲۴ گرفتار کر کے کیمبل پور جیل بھیج دیا گیا ہے

امرت سر ۲۵ر اکتوبر۔ کل بیلچہ فوج کے بانی علامہ مشرقی پر بعض احراریوں نے سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب ملنے پر کئی احراری رضا کار خاکساروں میں شامل ہو گئے۔

بمبئی ۲۵ر اکتوبر۔ کل مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ آج ہندوستان پہنچے ایسوشی ایٹڈ پریس سے ملاقات کے دوران میں آپ نے کہا۔ گورنمنٹ آف انڈیا بل نے اب قانون کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ نیا آئین ہم پر زبردستی ٹھونس گیا ہے۔ اس لئے مختلف لیڈروں کا فرض ہے۔ کہ متفقہ طور پر نئے آئین کے مطابق نئی حکمت عملی مرتب کریں۔

لنڈن ۲۵ر اکتوبر۔ وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کی مالی پالیسی پر انگلستان کو اختیارات حاصل نہیں۔ سب سے زیادہ امید افزا بات ہندوستانیوں اور انگریزوں کا براہ راست تعلق ہے اور اس تعلق کا بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ لنکاشائر میں ہندوستانی کپاس کی کھپت بڑھ گئی ہے

لاہور ۲۵ر اکتوبر۔ جمعرات کے روز لاہور میں بشن سنگھ کی ارتھی کے جلوس کے موقع پر فرقہ وارانہ فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا یہ بشن سنگھ ایک مجنون مسلمان کی کلہاڑی سے ہلاک ہوا تھا۔ دس ہزار ہندوؤں اور سکھوں کا جلوس جن کے پاس تلواریں کلہاڑیاں اور لاٹھیاں تھیں۔ شاہ عالمی دروازہ سے گزر کر شہر میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ لیکن مجمع کو روکنے کیلئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ جس کے نتیجہ میں بعض اشخاص زخمی ہوئے۔ اس کے بعد جلوس پرامن طریق سے سابقہ راستہ سے گزر گیا۔

لنڈن ۲۴ر اکتوبر۔ وزارت خارجہ کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اطالوی گورنمنٹ نے برطانیہ کو اطلاع دی ہے۔ کہ مقدم الذکر نے لیبیا سے فوجیں ہٹا لینے کا حکم دے دیا ہے۔ اور اٹلی نے ایم لوال کو اطلاع دے دی ہے۔ کہ وہ لیبیا سے تین دستوں میں ایک کو واپس بلا لینے کے لئے بھی تیار ہے۔

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ تحریک کہ کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کی مزید پانچ سال کے لئے توسیع کر دی جائے۔ پاس ہو گئی۔

اخبار "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار متعین قاہرہ لکھتا ہے کہ طرابلس الغرب میں اٹلی کی طرف سے بدوی عربوں کے خیموں۔ ورنگاہوں اور مویشیوں کے مقامات پر بمباری کی جا رہی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی